شمالی بہار کا ایک مردم خیز قصبہ

'یکہتہ واطراف'

اور یہاں کی دو نامور شخصیات

جس میں مجاہد آزادی ورہبر قوم وملت بیرسٹر محمد شفیعؒ اور محسن ملت مولانا ممتاز علی مظاہری دامت برکاتہم کے حالات اور کارناموں کے علاوہ اس علاقہ کی تاریخ، یہاں کی دینی، معاشی، اور سیاسی وسماجی صورت حال، مختلف شعبہ ہائے حیات سے متعلق اہم اور مشہور شخصیات کا تذکرہ اور یہاں کی تعلیمی وادبی اور ملی سرگرمیوں کا تعارف کرایا گیا ہے۔

مؤلف

منور سلطان ندوی

شائع کردہ

شفیع اردو لائبریری

یکھته، ضلع مدھوبنی، بہار

طبع اول

۱۴۳۳ھ — ۲۰۱۲ء

نام کتاب : یکہتہ واطراف اور یہاں کی دو نامور شخصیات

تالیف : منور سلطان ندوی

صفحات : ۴۰۰

قیمت : ۱۵۰/روپئے

ناشر

شفیع اردو لائبریری

یکھته، ضلع مدھوبنی، بہار

ملنے کے پتے:

- دفتر مدرسہ رحمانیہ، یکہتہ، وایا کھٹونہ، ضلع مدھوبنی بہار-847227
- مکتبہ یعقوبیہ، یکہتہ، وایا کھٹونہ، ضلع مدھوبنی، بہار-847227
- آزاد بک ڈپو، باٹا چوک، مدھوبنی
- نوولٹی بک سنٹر، قلعہ گھاٹ، دربھنگہ
- مکتبہ امارت شرعیہ، پھلواری شریف، پٹنہ
- ندوی بکڈپو، دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

فہرست مضامین

عصری تعلیم سے متعلق چند اہم شخصیات

علمی وادبی شخصیات

سماجی وسیاسی شخصیات

صوفیائے کرام

چند قابل ذکر خواتین

باب سوم: موجودہ دور کی چند قابل ذکر شخصیات

دینی تعلیم سے وابستہ شخصیات

عصری تعلیم سے متعلق چند اہم شخصیات

علمی و ادبی شخصیات

سماجی و سیاسی شخصیات

باب چہارم: تعلیمی، ادبی اور ملی سرگرمیاں

عصری و ادبی دانشگاہیں

تحریکیں، تنظیمیں

موجودہ دینی و تعلیمی صورتحال پر ایک نظر

باب پنجم: مجاہد آزادی و رہبر قوم و ملت بیرسٹر محمد شفیعؒ

باب ششم: محسن ملت مولانا ممتاز علی مظاہری دامت برکاتہم

کلماتِ تبریک

امیر شریعت حضرت مولانا سید نظام الدین صاحب

شمالی بہار کے اضلاع میں دربھنگہ اور مدھوبنی تاریخ کے ہر دور میں علوم وفنون اور تہذیب وتمدن کا گہوارہ رہا ہے، یہاں ماضی میں بڑے بڑے صاحب فضل وکمال علماء، ماہرفن اساتذہ اور نامور سیاست داں پیدا ہوتے رہے ہیں، جن کی علمی وفکری ضیاء پاشیوں اور قائدانہ صلاحیتوں سے پورا ملک فیضیاب ہوتا رہا ہے، ابھی حالیہ دور میں دو ایسی نامور شخصیات رہی ہیں جنہوں نے اس علاقہ کی علمی وراثت اور تاریخی روایتوں کو محفوظ رکھا، ان میں ایک جناب محمد شفیع بیرسٹرؒ صاحب کی شخصیت تھی جو حضرت مولانا ابوالمحاسن سجادؒ کے عہد کے لوگوں میں تھے، ایک عظیم مجاہد آزادی ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب دل انسان بھی تھے، انہوں نے تحریک آزادی میں بڑا قائدانہ کردار ادا کیا، اللہ ان کی مجاہدانہ قربانیوں کو قبول فرمائے۔

موجودہ عہد کی دوسری شخصیت حضرت مولانا ممتاز علی مظاہری کی ہے، اللہ تعالی انہیں سلامت رکھے، مولانا بڑے ہی صاحب تقوی عالم دین ہیں، انہوں نے پوری زندگی دینی علوم کی ترویج واشاعت میں گزاری، ریٹائر ہونے کے بعد بھی درس وتدریس سے وابستہ رہے، اور سینکڑوں نہیں ہزاروں کی تعداد میں شاگردوں کو پیدا کیا، ان سے میرے دیرینہ تعلقات رہے ہیں، امارت شرعیہ کی سالانہ مجلس شوری میں برابر ان سے ملاقات ہوتی رہی ہے، ہر ملاقات کے بعد یہ تاثر گہرا ہوجاتا ہے کہ مولانا ایک دور اندیش، دوربین اور بیدار مغز عالم دین ہیں، ان کی نگاہیں وہاں سے آگے بھی کام کرتی ہیں جہاں دوسروں کی آنکھیں کام کرنا چھوڑ دیتی ہیں، مولانا معاشرتی اصلاح اور دعوت وتبلیغ کا بھی بڑا کام انجام دے رہے ہیں، اللہ ان

کی عمر میں برکت عطا فرمائے۔

مجھے خوشی ہے کہ ان دونوں نامور شخصیات پر عزیز محترم مولانا منور سلطان ندوی (استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ) نے قلم اٹھایا اور ان دو شخصیات کے علاوہ علاقہ کی چند دوسری شخصیات کے خاندانی پس منظر، خدمات اور کارناموں پر بھی عمدہ مواد اور معلومات جمع کردیا ہے، جس سے ان کے حسن انتخاب کی خوش سلیقگی کا اندازہ ہوتا ہے، میں موصوف کو اس عظیم مرقع اور خاکہ نگاری پر مبارکباد دیتا ہوں اور کتاب کی مقبولیت کی دعا کرتا ہوں۔

سید نظام الدین

امیر شریعت بہار، اڑیسہ وجھارکھنڈ

پیش لفظ

مولانا نذر الحفیظ ندوی ازہری

(عمید کلیۃ اللغۃ، دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ)

عزیز مکرم مولانا منور سلطان ندوی کی یہ کتاب جو ضلع مدھوبنی کی مردم خیز بستی 'یکہتہ' سے متعلق ہے، گرانقدر معلومات اور تحقیقات کا خزانہ ہے، اب تک تو ان کی دوفقہی کتابوں کی کامیاب تصنیف کی وجہ سے ہم فقیہ سمجھتے تھے، مگر اس کتاب کے مطالعہ سے یہ انکشاف ہوا کہ موصوف مؤرخ اور محقق بھی ہیں، غالباً مؤرخ اور فقیہ کے درمیان قدر مشترک یہ ہے کہ دونوں دقائق وحقائق تک پہونچنے کی کوشش کرتے ہیں اور دلائل کی روشنی میں قارئین کو قائل کردیتے ہیں، اس راقم کو تحقیقات کے خشک موضوع سے کوئی مناسبت نہیں، البتہ تاریخی واقعات وشخصیات سے مناسبت ہے، اس لئے یہ کتاب ہم نے دلچسپی سے پڑھی، اس لئے بھی کہ اس کا تعلق ہمارے ضلع کی ایک ایسی بستی سے ہے جہاں ہمارے خاندان کی بھی رشتہ داریاں ہیں، مصنف نے بڑی محنت اور دیدہ ریزی سے یہ کتاب مرتب کی ہے، ان کی معلومات کا زیادہ تر انحصار ایک زندہ اور متحرک شخصیت مولانا ممتاز علی مظاہری صاحب کی فراہم کردہ معلومات پر ہے، جن کی امانت، دیانت متفق علیہ ہے۔

ہمارے خاندان کی رشتہ داری یکہتہ سے ہے، لیکن ململ سے قرب کے باوجود دو تین بار سے زیادہ وہاں جانے کی نوبت نہ آئی، اس لئے مصنف نے وہاں کی شخصیات، واقعات اور مقامات کے متعلق جو کچھ لکھا ہے ان میں سے ایک فیصد سے کم لوگوں سے ہماری واقفیت ہے، وہ بھی منصف کی طرح سنی سنائی باتوں پر مبنی ہے، اس کی ایک بنیادی وجہ یہ بھی ہے کہ ہمارے بچپن کا بڑا حصہ والد صاحبؒ کے ساتھ پرتا بگڈھ یوپی میں گزرا، پھر تعلیم کا پورا زمانہ لکھنؤ میں بسر ہوا، سالانہ تعطیلات میں ایک ماہ سے کم وطن میں گزار کر لکھنؤ واپسی ہوجاتی تھی، اس لئے

خود اپنی بستی کے بارے میں معلومات صفر کے برابر ہیں، دوسری وجہ یکہتہ زیادہ نہ جانے کی یہ ہے کہ اس زمانہ میں وہاں تک جانے کے دوراستے تھے، ایک راستہ بیل گاڑی سے طے کیا جاتا تھا، جس میں پورا دن لگتا تھا، دوسرا راستہ تھا ململ سے مدھوبنی تک کا راستہ بیل گاڑی سے طے کیا جاتا، پھر ٹرین کے ذریعہ شکری نامی اسٹیشن پر اتر کر دوسری ٹرین تبدیل کرکے شام کے وقت گھوگڈیہا یا ریلوے اسٹیشن پر اتر کر پھر بیل گاڑی سے رات بھر سفر کرکے یکہتہ تک رسائی حاصل کی جاتی، ان وجوہات کی بناء پر یکہتہ ململ سے ایک ہاتھ قریب ہوتے ہوئے بھی تین بار سے زیادہ نہ جاسکا، **یاللعجائب!!**

عزیزی مولوی منور سلطان ندوی کا یہ حسن ظن ہے کہ وہ اپنی تحقیقی اور تاریخی کتاب سے متعلق کچھ لکھنے پر اصرار کررہے ہیں---- یہ چند سطریں اس امید میں لکھ رہا ہوں کہ مولوی منور سلطان جیسا بلند ہمت مؤرخ ہماری بستی ململ کو بھی نصیب ہوجائے، جو اس سرزمین کی تاریخ اور وہاں کی شخصیات کا تعارف کراسکے، دوسری توقع اس علاقہ کے نوجوانوں سے کررہا ہوں کہ وہ اس کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھائیں، اور اپنے اسلاف کے کارناموں اور قوم کے محسنوں کو شکر گزاری کے جذبہ سے یاد رکھیں گے۔

کچھ عرصہ قبل یہ بات معلوم کرکے مسرت ہوئی تھی کہ یکہتہ کے نوجوانوں نے اپنی بستی میں دینی وعلمی اور اصلاحی ودعوتی سرگرمیوں کا آغاز کیا ہے، وہ شفیع لائبریری کی تنظیم نو کررہے ہیں، اور اس کے لئے اخبارات ورسائل بھی جاری کررہے ہیں، مولوی منور سلطان کی یہ کتاب اس سلسلہ میں اٹھایا گیا اچھا قدم ہے، مقصد یہ ہے کہ نئی نسل اپنے محسنوں کو یاد رکھے، خاص طور سے اس حقیقت پر ہمیشہ اس کی نظر رہے کہ جب ان حضرات نے وسائل کے فقدان اور سہولتوں سے محرومی کے باوجود ترقی کے مدارج طے کئے اور قوم کو بھی فائدہ پہونچایا تو وسائل کی کثرت کے اس دور میں ہمارے کیا فرائض اور ذمہ داریاں ہیں۔

نذر الحفیظ ندوی

دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

۴/اکتوبر ۲۰۱۲ء